بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جمہوریت یا اسلام؟

پاکستان میں اس کے قیام سے اب تک کم از کم سیاست کی حد تک اسلام، جمہوریت اور سوشلزم کو ان کے کھرے پن کے ساتھ پیش نہیں کیا گیا۔ بلکہ اسلام اور جمہوریت یا سوشلزم اور جمہوریت کا "معجون مرکب" عوام کے گلے میں اتارنے کی کوشش کی گئی ہے جس کے نتیجہ میں پاک سرزمین میں "ملغوبہ ازم" مسلط ہے اور لوگ "کنفیوژن ازم" کا شکار ہیں یہ اسی نظام تذبذب کی دین ہے کہ سرکاری سطح پر جب پہلی مرتبہ اسلام اور جمہوریت کے تصادم کی بات کی گئی تو ضمنی طور پر جمہوریت کی بحالی کا وعدہ بھی ضروری سمجھا گیا۔ یہ سب کچھ شاید اس حقیقت کا پرتو ہے کہ دور حاضر میں جمہوریت کو جتنی مقبولیت حاصل ہوئی ہے اتنی کسی اور ازم و نظام کو نہیں مل سکی جس کے پیش نظر سوشلزم کے قائل حضرات اکثر یہ شکوہ کرتے رہتے ہیں کہ جمہوریت کو اگر اسلام کا سیاسی نظام قرار دیا جا سکتا ہے تو سوشلزم نے کیا جرم کیا ہے کہ اسے اسلام کا معاشی نظام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر سوشلزم لادینی نظام ہے تو جمہوریت کو بھی تو اہل مغرب نے اس وقت اپنایا تھا جب انھوں نے مذہب کو اپنی حیات سے خارج کر دیا تھا اس قسم کے خیالات کا اظہار بھٹو مرحوم نے سیرت کانفرنس کے ایک اجلاس میں کیا تھا۔ اور حنیف رامے اپنی پیپلز پارٹی سے وابستگی کے دور میں اکثر اس قسم کے استدلال کو اپنے مفروضے کی بنیاد بنا کر سوشلزم کو مشرف باسلام بنانے کی کوشش کرتے رہے کہ اگر شورائیت سے جمہوریت کا جواز ثابت کیا جا سکتا ہے تو "عفو والفاق" سوشلزم کو سندِ جواز عطا کیوں نہیں کر سکتے۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مذکورہ بالا استدلال اور دیگر دلائل پاکستانی عوام کو مطمئن نہیں کر سکے البتہ یہ بات واضح ہے کہ موجودہ دور میں جمہوریت اسلام کے سیاسی نظام کی حیثیت سے مشہور ہو چکی ہے۔ یہاں تک کہ جن حضرات نے قیام پاکستان سے قبل مسلم لیگ کی مخالفت

جمہوریت سے اختلاف رکھنے کی وجہ سے کی تھی وہ بھی اب جمہوریت کو پاکستان کی "ماں" قرار دیتے ہیں اور اسلام کو "باپ"! یہ حضرات اسلامی "سوشلزم" کی اصطلاح سے بھی الرجک ہیں لیکن انھوں نے "اسلامی جمہوریت" بلکہ جمہوریت کی اصطلاح استعمال کرتے ہوئے کبھی لیت و لعل اور تذبذب سے کام نہیں لیا جس سے سوائے اس کے اور کیا نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ جمہوریت کو اسلام کے سیاسی نظام کے طور پر ذہنی اور عملی طور پر قبول کر لیا گیا ہے بلکہ ہم میں ایسا تعلیم یافتہ طبقہ بھی موجود ہے جو ایک قدم آگے بڑھ کر جمہوریت کی قباحتوں کو یہ کہہ کر قبول کرنے کا مشورہ دیتا ہے کہ پھول چننے ہیں تو کانٹوں سے نباہ بھی کرنا پڑے گا یعنی جمہوریت واقعی کوئی ایسی نعمت ہے جس کے حصول کے لیے ہر مشکل اور تکلیف ہنس کر سہ لینی چاہیے اور اس سلسلے میں اف تک نہ کی جائے تاکہ جمہوریت کے تقدس پر حرف نہ آئے!

ان حالات میں اس امر کا سنجیدگی سے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کیا واقعی جمہوریت اور اسلام کا شورائی نظام ایک ہی سیاسی نظام کے دو نام ہیں یا سوشلزم کی طرح جمہوریت بھی اسلام سے متصادم ہے ؟ اس سوال کا جواب تلاش کرنے کی ضرورت اس لیے بھی شدت سے محسوس ہوتی ہے کہ "اسلام کا اپنا سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی نظام ہے ــــــ کا دعوٰی تو زور و شور سے کیا گیا ہے لیکن اسلام کے سیاسی، اقتصادی، معاشرتی اور ثقافتی نظام کو جب بھی پیش کیا گیا وہ اسلام کا اپنا نظام کم نظر آیا ہے کیونکہ یہ کوشش اسلام کو پیش کرنے کی بجائے اس کے حوالے سے دورِ حاضر میں رائج کسی نظام کو اسلامی یا پھر اسلام کے سیاسی یا اقتصادی نظام کو جمہوری یا کچھ اور ثابت کرنے کے لیے کی جاتی رہی ہے۔ آئندہ صفحات میں اسی "ملغوبہ ازم" کی نفی کی گئی ہے تاکہ اسلام کے سیاسی اور اقتصادی نظام کو اسلام (کتاب و سنت) کے حوالے سے ہی پیش کرنے کی راہ میں حائل مشکلات دور ہو سکیں۔

انور طاہر

جمہوریت کا پس منظر

ایک مسلمان سوشلزم کو صرف اس لیے قبول نہیں کر سکتا کہ وہ اپنے چاہنے والوں سے ایک بالکل الگ تھلگ ضابطۂ حیات تسلیم کرنے کا تقاضا کرتا ہے جس میں توحید، رسالت اور احتساب یا قیامت کا کوئی تصور نہیں۔ آئیے ایک نظر دیکھ لیں کہیں جمہوریت بھی اپنا